درس ترمذی شریف

افادات : حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ العالی

ضبط و ترتیب : مولانا مفتی مختار اللہ حقانی

نظامِ اکل وشرب میں شریعت کی رہنمائی

امام ترمذی کی جامع السنن کی کتاب الاطعمہ کی روشنی میں

باب ماجاء فی کراهیة اکل الثوم و البصل

پیاز اور لہسن کی کراہت کا بیان

حدثنا اسحاق بن منصور حدثنا یحییٰ بن سعید القطان عن ابن جریج حدثنا عطاء عن جابرؓ قال قال رسول الله ﷺ من اکل عن هذا قال اول مرة الثوم ثم قال الثوم والبصل والکرات فلا یقربن فی مساجدنا ۔

هذا حدیث حسن صحیح ۔ وفی الباب عن عمرؓ وابی ایوبؓ وابی هریرةؓ و ابی سعیدؓ و جابر بن سمرةؓ وقرةؓ و ابن عمرؓ

ترجمہ : ہمیں اسحاق بن منصور نے اور ان کو یحییٰ بن سعید القطان نے بیان کیا ہے اور انہوں نے ابن جریج سے روایت کی اور ان کو عطاء بن ابی رباح نے جابرؓ سے روایت کی آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اسے کھایا راوی نے پہلے لہسن اور پھر لہسن، پیاز اور گندنا کہا پس وہ ہمارے پاس ہماری مساجد میں نہ آئے۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب میں حضرت عمرؓ، ابو ایوب انصاریؓ، ابو ہریرہؓ ابو سعید الخدریؓ، جابر بن سمرہؓ، قرہؓ اور عبداللہ بن عمرؓ سے بھی روایات مروی ہیں۔

تشریح : سبزیوں میں بعض سبزیاں ایسی ہیں جب وہ کچی ہوتی ہیں تو ان سے بدبو آتی ہے اور جب پک جائیں تو اس سے ناگوار بو ختم ہو جاتی ہے جیسے پیاز، گندنا، لہسن وغیرہ یہ سبزیاں کچا کھانے کے بعد منہ سے بو آتی ہے اور جب پکا کر کھائی جائے تو پھر بدبو نہیں آتی۔ اس باب میں ایسی چیزوں کی کراہت بیان کی جارہی ہے اور اگلے باب میں رخصت۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ چیزیں حلال مباح ہیں اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ اس میں کراہت کسی غیر وجہ سے آئی ہے۔

تطبیق بین البابین :

دونوں بابوں میں تطبیق یہ ہے کہ اس باب میں کراہت کا حکم ایسے کھانے سے وابستہ ہے جب وہ کچی کھائی جائے اور کچی کھانے کے بعد منہ سے بدبو آتی ہے جو لوگوں اور ملائکہ کے لئے باعث تکلیف ہے۔ اور آنے والے باب میں رخصت کا حکم پکے کھانے سے متعلق ہے اس لئے کہ اس کے بعد منہ سے بدبو نہیں آتی۔ تو گویا فی ذاتہ ان اشیاء میں کوئی قباحت نہیں اس لئے کہ ابو العالیۃ سے روایت ہے الثوم من طیبات الرزق کہ لہسن عمدہ اور پاکیزہ کھانوں میں سے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ تم لہسن وغیرہ اس وقت کھاؤ جب اس کی بو ختم ہو جائے۔ اسلئے کہ تم ایک دوسرے سے ملتے ہو۔ اجتماعات میں شریک ہوتے ہو' مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کیلئے جاتے ہو اگر یہ چیزیں بدون ازلہ بدبو کھاؤ گے تو تمہیں ڈکار آئیگی جسکی کریہہ بو کی وجہ سے دوسروں کو تکلیف ہوگی۔

سگریٹ و نسوار کا حکم :

اس علت کی وجہ سے موجودہ دور میں سگریٹ اور نسوار وغیرہ کا بھی یہی حکم ہے اسلئے کہ اس کے استعمال سے بھی منہ سے بدبو آتی ہے اور لوگوں کی تکلیف کا سبب بنتا ہے۔ تو فلا یقربن مساجد نا ہماری مسجدوں میں حاضر نہ ہو اس لئے کہ نماز مومن کی معراج ہے۔

دنیا میں ایک معمولی افسر کے سامنے کوئی بھی میلی اور گندی حالت میں نہیں جاتا۔ تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ راز و نیاز کے وقت اور پھر جب وہ معصوم اور پاکیزہ مخلوق فرشتوں کی موجودگی میں ہو بدبو نکلتے وقت کیسے حاضر ہوگا اور فرشتوں کی ایذاء رسانی کا سبب بنے گا۔

مساجدنا سے کیا مراد ہے اب سوال یہ ہے کہ اس سے کون سی مسجد مراد ہے' تو جمہور علما کا مذہب یہ ہے کہ اس سے مراد مطلق مساجد ہیں چاہے وہ مسجد نبوی ہو یا کوئی اور چھوٹی بڑی مسجد' بعض علماء کرام نے اس روایت کی بنا پر اس کو مسجد نبوی کیساتھ خاص کیا ہے مگر جمہور علما کا کہنا ہے کہ بعض روایات میں بغیر اضافت کے لایقربن المساجد مذکور ہے جو عام مساجد کیلئے بھی اس حکم کو ثابت کرتے ہیں علامہ ابن دقیق العید نے فرمایا ہے کہ مساجد نا سے بھی جنس مسجد مراد ہے اضافت کیساتھ ذکر کرنا صرف ضرب المثل کیلئے ہے تخصیص کیلئے نہیں۔

عیدگاہ وغیرہ کا حکم

اس روایت سے جس طرح مساجد میں اس بدبوئی کے ساتھ داخل ہونے سے منع کیا گیا ہے تو یہ حکم صرف مساجد تک محدود نہیں۔ اس میں ہر وہ جگہ داخل ہے جہاں فرشتوں اور انسانوں کو تکلیف ہوتی ہو لہذا عید گاہ' جنازہ گاہ اور دینی مجالس' واعظ و تقریر کی محافل' ذکر واذکار کی مجالس بھی داخل ہیں۔ البتہ بازار جانا اس حکم سے مستثنیٰ ہے کہ وہاں فرشتوں کی مجالس نہیں ہوتیں۔

لہسن کے فوائد و نقصانات :

اللہ تعالیٰ نے جو بھی چیز پیدا کی ہے وہ بغیر فائدہ کے نہیں۔ الثوم لہسن بھی انسانوں کے لئے کافی فائدہ مند ہے۔ علامہ دیلمیؒ نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لہسن کو کئی امراض کی دوا قرار دیا ہے۔ فرماتے ہیں کلوا الثوم و تداو وابه فان فيه شفاء من سبعين داء (الحديث) لہسن کھایا کرو اور اسی کے ساتھ علاج کیا کرو کیونکہ اس میں ۷۰ امراض کا علاج ہے۔

اگرچہ بعض نقصانات بھی ہیں۔ علماء طب اور دیگر محدثین نے ان کے بہت سارے فوائد لکھے ہیں اس بارے میں علامہ ابن قیم الجوزی کی کتاب طب نبوی قابل مطالعہ کتاب ہے۔

دینی طالب علم کو چاہیے کہ وہ ہر موضوع کی کتابوں کا مطالعہ کرے۔ اس سے رسول اکرم ﷺ کے ارشادات کی عظمت کا اندازہ ہوتا ہے۔ چنانچہ حافظ صاحب نے لکھا ہے کہ اس کے کھانے سے انسانی جسم میں گرمی اور خشکی پیدا ہوتی ہے جن افراد کا مزاج ٹھنڈا ہو ان کیلئے بے حد نفع بخش ہے۔ فالج کے خطرات سے انسان کو محفوظ رکھتا ہے' کھانا کو ہضم کرنے والا ہے' پیٹ کے کیڑوں کو ختم کرتا ہے' ہر قسم کے زہریلے مادے کو ختم کرنے والا ہے' جس شخص کو پرانی سے پرانی کھانسی ہو اگر وہ اس کو استعمال کرے تو اسکو کافی فائدہ دے گا۔ اس کے سینے کو نرم اور بلغم کو ختم کردے گا۔ اس کے علاوہ اگر اس کو شہد کے ساتھ ملا کر داڑھ پر درد کے دوران لگائے تو درد ختم ہو جائے گا۔ اور اگر سرکہ' نمک اور شہد کے ساتھ ملا کر داڑھ پر لگایا جائے تو ریزہ ریزہ ہو کر ٹوٹ جائے گا اور خصوصاً دل کے مریض کے لئے بے حد مفید ہے۔ جدید تحقیقات نے ثابت کیا ہے کہ جو شخص لہسن کھاتا ہو اس کو مرض قلب بلڈ پریشر نہیں ہو گا اس لئے کہ اسکے کھانے سے کولسٹرول کم ہو جاتا ہے۔ اور دوران خون میں اعتدال پیدا ہو جاتا ہے۔ کئی انجکشن اور لہسونا قسم کی گولیوں میں اس کے اجزاء شامل ہوتے ہیں۔ لوگوں میں لہسن کی پہچان کئی ہزار سالوں سے ہے۔ لیکن زیادہ استعمال کرنے میں مضرات بھی ہیں مثلاً سر کے درد کو پیدا کرتا ہے' دماغ اور نگاہ کو نقصان پہنچاتا ہے۔

پیاز کے فوائد و نقصانات

پیاز کو رسول اللہ ﷺ نے کھایا ہے حضرت عائشہؓ سے پیاز کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپؓ نے

فرمایا کہ آخری کھانا جو رسول اللہ ﷺ نے کھایا تھا اس میں پیاز موجود تھی اس روایت کو امام ابو داؤد نے کتاب الاطعمه باب فی اکل الثوم میں ذکر کیا ہے۔

پیاز کے مزاج کے بارے میں علماٴ طب نے لکھا ہے کہ پیاز تیسرے درجے میں گرم ہے اس کے استعمال سے زہریلی ہواؤں کا اثر ختم ہوتا ہے' معدہ قوی اور مضبوط ہوتا ہے۔ بلغم ختم ہو جاتا ہے انسان میں قوت باہ کو بیدار کرتا ہے۔ یرقان' کھانسی اور سینے کے دیگر امراض میں کافی فائدہ مند ہے' کان' ناک اور آنکھوں کے بعض امراض میں بھی سبب شفاٴ ہے۔ پیاز کا بیج جب پیس کر شہد میں ملا کر گنج سر پر لگائیں تو بال نکالنے کے لئے مفید ہے۔ بے ہوش آدمی یا مرگی کے مریض کو ہوش میں لانے کے لئے پیاز سونگھانا زیادہ کار آمد ہے۔ پیاز کے پانی کو آنکھوں میں لگانے سے بینائی اور بڑھ جاتی ہے اور کان میں ٹپکانے سے کان کا درد ختم ہو جاتا ہے۔ اس طرح کھجلی اور خارش بلکہ بہت ساری جلدی امراض میں مفید ہے۔ ان طبی فوائد کے علاوہ پیاز کے پتوں کو لوگ ساگ کے طور پر بھی پکاتے ہیں اور اس کے پتوں کو آملیٹ اور کباب میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

مگر اس کے ساتھ بعض نقصانات بھی اس میں پائے جاتے ہیں مثلاً زیادہ استعمال سے حافظہ کمزور ہو کر نسیان پیدا ہوتا ہے۔ منہ کا مزہ خراب ہوتا ہے اور اس میں بدبو پیدا کرتی ہے۔ اس کے علاوہ ریاح کی بڑی مقدار کا سبب بنتی ہے۔ لیکن اگر پکا کر استعمال کیا جائے تو یہ تمام مضرات ختم ہو جاتے ہیں۔

پیاز کی تاریخ :

پیاز کی تاریخ بہت پرانی ہے یہ وہ سبزی ہے جو دنیا کے ہر ملک میں پائی جاتی ہے اور اس کا استعمال بھی بہت زیادہ ہے' ہمارے ملک پاکستان میں پیاز کی کاشت اگرچہ ہر صوبے میں ہوتی ہے مگر صوبہ سرحد اور پنجاب میں اس کی کاشت قدرے زیادہ ہے۔ پیاز کے مختلف رنگ ہیں مثلاً سفید پیاز' سرخ پیاز' سبز پیاز' اور سنہری رنگ والی پیاز' مگر ان سرخ پیاز بنسبت دوسروں کے زیادہ ہیں۔

الکرات یعنی گندنا کے فوائد و مضرات :

پیاز اور لہسن کی طرح کرات یعنی گندنا کے بھی چند فوائد ہیں یہ بواسیر کے لئے مفید ہے' داڑھ کے کیڑوں کو باہر نکال پھینکتی ہے اور اس کے درد کو ختم کرتی ہے۔

گندنا کی اقسام :

علماٴ نباتات نے لکھا ہے کہ اس کی دو قسمیں ہیں ایک نبطی اور دوم شامی۔

مذکورہ بالا فوائد نبطی گندنا کے ہیں لیکن ان فوائد کے ساتھ نقصانات بھی ہیں مثلاً دانتوں' مسوڑھوں کو نقصان پہنچاتا ہے اس کے کھانے سے برے خواب نظر آتے ہیں۔

باب ماجاء في الرخصة في اكل الثوم مطبوخا

پکا ہوا لہسن کھانا جائز ہے

حدثنا محمود بن غيلان حدثنا ابو داود انباء ناشعبة عن سماك بن حرب سمع جابر بن سمرةؓ يقول نزل رسول الله ﷺ على ابى ايوبؓ وكان اذا اكل طعاماً بعث اليه بفضله فبعث اليه يوما بطعام ولم ياكل منه النبى ﷺ فلما اتى ابو ايوب النبى ﷺ فذكر ذلك له فقال النبى ﷺ فيه الثوم فقال يا رسول الله ﷺ أحرام هو؟ قال لا ولكنى اكرهه من اجل ريحه ۔ هذا حديث حسن صحيح

ترجمہ : ہمیں محمد بن غیلان نے بیان کیا ان کو ابو داؤد نے اور ان کو شعبہ نے اور وہ سماک بن حرب سے روایت کرتے ہیں اور آپ نے جابر بن سمرہؓ سے سنا ہے آپؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ابو ایوب کے ہاں مہمان ٹھہرے اور جب حضورؐ کے پاس ابو ایوبؓ کے گھر سے کھانا جاتا تو بچا ہوا کھانا گھر کو واپس بھیجتے۔ ایک دفعہ آپؐ نے پورا کھانا بھیجا اور خود کچھ نہیں کھایا جب ابو ایوب آئے تو رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں دریافت فرمایا تو آپؐ نے فرمایا کہ اس میں لہسن تھا۔ راوی کہتا ہے کہ ابو ایوبؓ نے آپؐ سے عرض کیا کہ کیا لہسن حرام ہے ؟ تو آپؐ نے فرمایا نہیں۔ لیکن میں اس کو بدبو کی وجہ سے پسند نہیں کرتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حدثنا محمدبن مدوية حدثنا مسدد حدثنا الجراح بن مليح عن ابى اسحاق عن شريك بن حنبل عن على انه قال نهى عن اكل الثوم الامطبوخاً۔

وقد روى هذا عن على انه قال نهى عن اكل الثوم الا مطبوخاً قوله۔

ترجمہ : ہمیں محمد بن مدویہ نے بیان کیا ان کو مسدد نے ان کو جراح بن ملیح نے بیان کیا وہ ابو اسحاق سے روایت کرتے ہیں اور وہ علیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؓ نے کچی لہسن کھانے سے منع کیا ہے۔ اور یہی روایت حضرت علیؓ سے ان کے اپنا قول مروی ہے کہ آپ نے کچا لہسن کھانے سے منع کیا۔

حدثنا هناد حدثنا وكيع عن ابيه عن ابى اسحاق عن شريك بن حنبل عن على انه كره اكل الثوم الامطبوخا۔

هذاحديث ليس اسناد بذالك القوى و روى عن شريك بن حنبل عن النبى ﷺ مرسلا۔

ترجمہ : ہمیں ہناد نے روایت کی انکو وکیع نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابو اسحاق سے وہ شریک بن حنبل سے اور وہ حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؓ کچے لہسن کے کھانے کو ناپسند کرتے تھے۔ یہ حدیث سند کے اعتبار سے قوی نہیں اور شریک بن حنبل نے نبی ﷺ سے مرسلاً روایت نقل کی ہے۔

حدثنا الحسن بن الصباح البزار ' حدثنا سفیان بن عینیة عن عبیدا لله بن ابی یزید عن ابیه عن ام ایوب اخبرته ان النبی ﷺ نزل علیهم فتکلفوا له طعاما فیه من بعض هذا البقول فکره اکله فقال لاصحابه کلوه فانی لست کاحدکم انی اخاف ان اوذی صاحبی هذا حدیث حسن صحیح غریب وام ابوب هی امرأة ابی ایوب الانصاری۔

ترجمہ : ہمیں حسن بن صباح البزار نے بیان کیا ان کو سفیان بن عینیہ نے اور انہوں نے عبید اللہ بن ابی یزید سے اور انہوں نے اپنے والد سے اور ان کو ام ایوبؓ نے خبر دی کہ بیشک رسول اللہ ﷺ انکے ہاں اترے پس انہوں نے آپ ﷺ کے لئے کھانا تیار کیا جن میں بعض سبزیوں سے پکی چیزیں تھیں جس کو آپ ﷺ نے ناپسند کیا اور اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ تم کھاؤ بیشک میں تمہاری طرح نہیں ہوں میں ڈرتا ہوں کہ میرے ساتھی (دوست) کو تکلیف نہ ہو یہ حدیث حسن صحیح اور غریب ہے۔ ام ایوب ابو ایوب کی بیوی انصاریہ صحابیہ ہیں۔

حدثنا محمد بن حمید حدثنا زید بن الحباب عن ابی خلدة عن ابی العالیة قال الثوم من طیبات الرزق وابو خلدة اسمه خالد بن دینار وهو ثقه عند اهل الحدیث وقد ادرك انس بن مالك وسمع منه و ابو العالیة اسمه رفیع وهو الریاحی قال عبدالرحمان بن مهدی کان ابو حلدة خیاراً مسلماً۔

ترجمہ : ہمیں محمد بن حمید نے بیان کیا کہ اور ان کو زید بن الحباب نے بیان کیا اور وہ ابو خلدۃ سے روایت کرتے ہیں اور وہ ابو عالیہ سے آپؒ فرماتے ہیں کہ لہسن پاکیزہ کھانوں میں سے ہے۔ ابو خلدہ کا نام خالد بن دینار ہے اور وہ علماً حدیث کے ہاں ثقہ ہے انہوں نے انس بن مالک سے ملاقات اور ان سے روایت سنی ہے' ابو لعالیہ کا نام رفیع ہے اور وہ ریاحی ہے عبدالرحمان بن مہدی فرماتے ہیں کہ ابو خلدۃ پاکباز مسلمان تھے۔

تشریح : عن جابر بن سمرة یقول الخ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو ہر ایک نے آپ کو مہمان بنانے کی کوشش کی' رسول اللہ ﷺ خود یہ فیصلہ نہیں فرماتے تھے اونٹنی جہاں سے گزرتی تھی لوگ آپ کو مہمان بننے کی دعوت دیتے تھے لیکن آپ فرماتے اونٹنی کو چلنے دو انها مامورة کہ اسکو اللہ تعالیٰ کی جانب سے حکم ہو چکا ہے یہ وہیں بیٹھے گی جہاں کا فیصلہ من جانب اللہ ہو چکا ہے۔

رسول اللہؐ کی مہمانی کا شرف حضرت ابو ایوب انصاریؓ کو حاصل ہوا۔ اور اونٹنی مسجد نبوی کے قریب باب جبرئیل کی جانب بیٹھ گئی۔ حضرت ابو ایوب انصاریؓ آپ کی مہمان نوازی کا بہت خیال رکھتے تھے۔ آپؓ نے ابتداً رسول اللہ ﷺ کے قیام کیلئے مکان کی نچلی منزل خالی کرائی تھی اور خود اوپر والی منزل میں رہتے تھے۔ سیرت کی کتابوں میں لکھا ہے کہ آپؓ بہت بے چین ہو جاتے کہ رسول اکرمؐ نچلی منزل میں ہیں اور ہم اوپر کی

منزل میں یہ بہت بے ادبی ہے اس لئے آپؓ نے رسول اللہ ﷺ کو مجبور کیا کہ آپ اوپر منزل میں تشریف لے جائیں تاکہ بے ادبی نہ ہو۔

کان اذا کل طعاماً بعث الیہ بفضلہ: جب رسول اللہ ﷺ کے لئے کھانا لایا جاتا تو آپ اس سے تھوڑا سا کھا لیتے اور باقی ماندہ واپس ابو ایوب انصاریؓ کو بھیج دیتے۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ مہمان کو چاہیے کہ جب اس کے لئے گھر سے کھانا لایا جائے تو اس میں سے کچھ بچا کر واپس کرے تاکہ گھر والوں کو مہمان کے پیٹ بھر کر کھانے کا علم ہو جائے اور عموماً چونکہ لوگ گھر کا سارا کھانا لے آتے ہیں جب مہمان سے بچ جائے تو پھر اس کو کھاتے ہیں لہٰذا اگر گھر والوں نے سارا کھانا نکالا ہو تاکہ وہ بھی کھا سکیں ایسا نہ ہو کہ وہ بھوکے رہ جائیں۔

فبعث الیہ یوماً طعاماً ولم یاکل منہ النبی ﷺ ایک دن آپؐ کے لئے کھانا بھیجا گیا مگر آپؐ نے اس سے کچھ بھی نہیں کھایا اور سارا کھانا واپس بھیج دیا گیا تو ابو ایوب انصاریؓ نے آپؐ سے عرض کیا یا رسول اللہؐ آپ نے تو کچھ بھی نہیں کھایا۔ فقال النبی ﷺ فیہ الثوم کہ اس میں لہسن تھا۔ چونکہ آپؐ کا مزاج بہت نازک تھا اس لئے آپؓ نے عرض کیا أحرام ھو : کہ کیا یہ (لہسن) حرام ہے؟ قال لا تو آپ نے فرمایا نہیں یعنی حرام نہیں ہے۔ لیکن انی اکرہ لاجل ریحہ کہ میں اس کو بدبوئی کی وجہ سے ناپسند کرتا ہوں۔

بسا اوقات پاک وصاف چیز بھی کسی کو پسند نہیں ہوتی وہ اس کو ناگوار دکھائی دیتی ہے۔

روایات میں آیا ہے کہ انی اخاف ان اوذی صاحبی کہ مجھے خوف ہوتا ہے کہ میرے ساتھی کو تکلیف نہ ہو صاحبی سے کون مراد ہے؟ صاحبی سے مراد یا تو عام دوست اور ساتھی مراد ہیں یا حضرت جبرئیل مراد ہیں اس لئے کہ وہ آپؐ کیلئے وحی لاتے تھے، ان کے آنے کا کوئی پتہ نہیں چلتا وہ نورانی مخلوق جو بدبو گندگی وغیرہ سے بھاگتے ہیں جبکہ ان کے آنے کا وقت معین نہیں اس لئے آپؐ ان کی وجہ سے لہسن (بدبودار) چیز استعمال نہیں کرتے تھے۔

<u>آپؐ کے لئے لہسن کھانے کا حکم</u> علامہ نوویؒ نے لکھا ہے کہ علما کا اس بات میں اختلاف ہے کہ آپ ﷺ کیلئے لہسن کھانے کا کیا حکم تھا؟ تو بعض شافعیہ کا کہنا ہے کہ لہسن وغیرہ بدبودار چیز آپؐ کیلئے حرام تھی جبکہ ہمارے ہاں راجح اور مفتی بہ قول یہ ہے کہ لہسن وغیرہ آپ ﷺ کیلئے حرام نہیں تھی مگر بدبو کی وجہ سے مکروہ تنزیہی تھی اس لئے کہ آپؐ نے عموماً فرمایا لا، نہیں۔ کہ کسی وقت بھی وحی آسکتی تھی اس لئے آپ نے فرمایا لا ینام قلبی کہ میرا دل نہیں سوتا اس کی حکمت یہ ہے کہ عام آدمی جب سوجاتا ہے تو اس کا دل بھی سوجاتا ہے مگر وحی کے امکان یہ توریڈار کی طرح ہمہ وقت مستعد رہتا ہے جس کی وجہ سے پیغمبر ﷺ کا دل نہیں سوتا۔ ہوسکتا ہے کہ من جانب اللہ وحی نازل ہو جائے تو آپؐ نے فرمایا کہ تم کھاؤ مگر مجھے اس سے پرہیز ہے اس لئے کہ میرے صاحب

(ساتھی) کو اس کے کھانے سے تکلیف ہوتی ہے۔

عن علی نهی عن اکل الثوم الا مطبوخا۔ یعنی حضرت علیؓ نے کچے لہسن کے کھانے سے منع کیا ہے۔

اعتراض: مگر یہاں اعتراض وارد ہوتا ہے وہ یہ کہ کسی چیز کے استعمال سے منع کرنا یا اس کے کرنے کا حکم دینا شارع علیہ السلام کا کام ہے جبکہ حضرت علیؓ شارع بھی نہیں تو کیسے آپؓ لہسن کے کھانے کو منع کرتے ہیں؟

الجواب: جواب یہ ہے کہ صحابہ کا کوئی ایسا قول جو قیاس سے مخالف ہو تو وہ حدیث مرفوع کے حکم میں ہوتا ہے، تو لازمی امر ہے کہ حضرت علیؓ نے آپؐ سے سنا ہوگا۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ بعض روایات میں رسول اللہ ﷺ کی طرف نہی کی نسبت مرفوعاً کی گئی ہے تو گویا یہ ایک قسم حضرت علیؓ کا فتویٰ ہے۔

هذا حدیث لیس اسناده بذاك القوی، اس کی سند میں ابو اسحاق السبیعی مدلس ہے آخری عمر میں ان کا حافظہ خراب ہوگیا تھا۔

وروی عن شریك عن حنبل عن النبی ﷺ مرسلاً یہ روایت مرسل ہے مگر شریک بن حنبل نے مرفوع لکھا ہے۔

حدثنا الحسن بن الصباح ...... عن ام ایوبؓ اخبرته ......

کہ رسول اللہ ﷺ ان کے ہاں مہمان ہوئے تو انہوں نے آپؐ کے لئے پر تکلف کھانا تیار کیا۔

فیه من بعض هذا البقول فکره اکله تو آپؐ نے اس کے کھانے کو پسند نہیں فرمایا۔

فقال لا صحابه کلوه فانی لست کا حدکم ان اخاف اوذی صاحبی

کہ تم لوگ کھاؤ میں تمہارے جیسا عام آدمی نہیں ہوں۔ مجھے چھوڑ دو اس سے میرے ساتھی کو تکلیف ہوتی ہے۔

عن ابی العالیة الثوم من طیبات الرزق

کہ لہسن پاکیزہ کھانوں میں سے ہے اس میں بہت ساری خصوصیات ہیں اس میں یہ بھی اثر ہے کہ اس سے خون نرم ہو جاتا ہے۔ اور دل کی بیماریاں حملہ آور نہیں ہوتیں۔ ابو العالیة کا نام رفیع بن مہران الریاحی ہے۔ ابو خلدة کا نام خالد بن دینار التمیمی السعدی البصری ہے۔

باب ماجاء فی تخمیر الانا ء واطفأ السراج والنار عند المنام

سوتے وقت چراغ اور آگ کو بجھانا اور برتنوں کو ڈھانپے رکھنا

حدثنا قتيبة عن مالك عن ابی الزبير عن جابرؓ قال قال النبی ﷺ اغلقوالباب واوكئو السقاء واكفئو الانا، او خمرو الانا ء واطفئو المصباح فان الشيطان لايفتح غلقا ولا يحل وكاء ولايكشف انية كان الفويسقة تضرم على الناس بينهم۔

وفی الباب عن ابن عمروؓ وابی هريرةؓ و ابن عباسؓ۔

هذا حديث حسن صحيح وقدروی من غيروجه عن جابر۔

ترجمہ : ہمیں قتیبہ نے روایت کی انہوں نے مالک سے انہوں نے ابو زبیر سے اور انہوں نے حضرت جابرؓ سے آپؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سوتے وقت دروازہ بند رکھا کرو' مشکیزہ کو باندھ لو' برتن کو اوندھے رکھو یا ڈھانپ لو اور چراغ کو گل کر دو بیشک شیطان نہیں کھول سکتا بند دروازے کو' اور نہ تسمہ کھول سکتا ہے اور نہ برتن کو کھول سکتا ہے' اس لئے کہ چھوٹا فاسق (چوہا) لوگوں کے گھروں کو جلاو یتا ہے۔

حدثنا ابن ابی عمرو وغيره واحد قالو احدثنا سفيان عن الزهری عن سالم عن ابيه قال قال رسول الله ﷺ لاتتركوا النار فی بيوتكم حين تنامون۔

هذا حديث حسن صحيح

ترجمہ : ہمیں ابن ابو عمرو دوسرے حضرات نے روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں سفیان نے روایت کی انہوں نے زھری سے اور انہوں نے عالم بن عبداللہ سے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے آپؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رات کو سوتے وقت گھر کے اندر آگ مت چھوڑو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

تشریح : اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ کچھ اور آداب بیان فرما رہے ہیں کہ رات کو سوتے وقت گھر کا دروازہ بند کریں' سوتے وقت کھانے پینے کے برتنوں کو بغیر ڈھانپے مت چھوڑیں' اگرچہ وہ ہانڈی خالی کیوں نہ ہو اسلئے کہ ممکن ہے کہ کوئی زہریلی چیز آجائے' حشرات الارض سالن کی بو کے پیچھے آتے ہیں اور آپ کو کوئی تکلیف نہ پہنچائے' تم کسی مشکل میں نہ پڑ جاؤ۔ مطبخ سے جب سالن اور روٹی لے جاتا ہو تو سالن کے برتن کو ڈھانپ لو اور روٹی کو دستر خوان میں چھپا کر رکھو۔

اغلقوا الباب ، ایک ادب یہ بھی ہے کہ رات کو سوتے وقت دروازہ بند کرنا چاہیے۔ یہ روایت امام مسلمؒ نے بھی ذکر کی ہے مگر وہاں چند الفاظ زیادہ ہیں اغلقوا الباب واذكروا اسم الله کہ دروازہ بند کرتے وقت اللہ کا نام لو۔

اگر کوئی سوتے وقت دروازہ بند نہ کرے تو چور چوری کر کے سارا سامان لے جائے گا۔اس روایت میں تم طالبعلموں کو بھی تنبیہ ہے کہ جب رات کو یا دوپہر کو سوتے ہو تو دروازے بند کیا کریں' تمہاری غفلت کی وجہ سے چور تمہارا سامان لے جاتا ہے۔اس ادارے کی حفاظت تم پر لازمی ہے چوکیدار وغیرہ سب کام نہیں کر سکتے ہیں تمہیں اپنے دارالعلوم کی حفاظت کرنی ہے اور چور وغیرہ کو پکڑنا ہے مگر اس کو پکڑ کر خود ثواب کی نیت ایک ایک دو دو گھونسے اور لات نہ مارا کریں بلکہ ہمارے پاس لے آئیں پھر آپ دیکھیں ہم ان کے ساتھ کیا کرتے ہیں یہ اسلئے کہتا ہوں کہ طالب علم کبھی کبھی بغیر تحقیق کے ایک نیک اور بے گناہ آدمی کو چور' مجرم' سمجھ کر گھونسوں کی جھاڑ پلا دیتے ہیں۔جب تحقیق کی جاتی ہے تو وہ شخص بے گناہ نکل آتا ہے۔

عبرت ناک واقعہ : ایک واقعہ ہوا کہ ایک نیک حافظ قرآن کے ساتھ کسی کی دشمنی تھی اس نے مسجد کے لاؤڈ سپیکر میں اعلان کیا کہ ایک یہودی آیا ہے اور اس نے قرآن کو جلادیا ہے تو لوگ فوراً آکر بغیر تحقیق کے مارنا شروع کیا پولیس اس کو چھڑا کر تھانے لے گئے مگر لوگوں نے تھانہ پر بھی حملہ کیا اور اس بے گناہ شخص کو مار مار کر ہلاک کر دیا اور پھر اس پر تیل ڈال کر جلادیا مگر آگ اس پر کچھ اثر انداز نہ ہو رہی تھی صرف اس کے کپڑے جل گئے جب تحقیق ہوئی تو وہ یہودی نہیں بلکہ نیک اور حافظ قرآن مسلمان تھا۔ایم اے اسلامیات اور کافی تعلیم یافتہ شخص تھا گویا کہ عالم دین تھا۔دیوبندی اور بریلوی کے چکر میں کسی نے اعلان کیا تھا اسی وجہ سے پاکستان میں مولوی صاحبان بدنام ہو جاتے ہیں۔تو تم بھی جب کسی چور وغیرہ کو پکڑو گے تو خود اس کو سزا نہ دیا کریں بلکہ ادارہ کے سامنے پیش کریں ادارہ اس کو سزا دے گا اور اس کو پولیس کے حوالے کر دے گا۔ویسے کسی اجنبی شخص پر چور ہونے کا شک نہ کرو اس کے قریب جاؤ اور اس سے اخلاق اور نرمی سے پوچھو کہ صاحب آپ کون ہیں؟اور کیا کر رہے ہیں؟کس سے ملنا ہے؟اگر کسی سے کام نہ ہو تو نرمی سے رخصت کریں۔

اوکئوا السقاء ایکاء اوکا یوکی ایکاءً کا معنی باندھنا خاص کر مشکیزہ میں ایک رسی ہوتی ہے جیسے شلوار میں ناڑا ہوتا ہے تو مشکیزہ کے باندھنے کیلئے رسی اور دھاگہ ہوتا ہے اسکو وکاء کہا جاتا ہے جب اسکو باندھ دیا جائے تو مشکیزہ سے پانی کا آنا بند ہو جاتا۔اب سارے برتنوں کیلئے استعمال کیا جاتا ہے مثلاً یہاں نلکا لگا ہوا ہے تو اوک السقا کا معنی ہے کہ نلکا بند کرو ویسے پانی ضائع نہ کریں۔اسی طرح مٹکا وغیرہ کیلئے اوک السقاء کا معنی ہے کہ مٹکا وغیرہ پر ڈھکن رکھو اگر کھلا چھوڑ دیا جائے تو مچھر بچھو اور دوسرے موذی حشرات اسمیں گر جائیں گے اور اپنے لئے ہلاکت کا سامان مہیا کرو گے۔حدیث شریف میں ہے العینان وکاء السه کہ آنکھیں وبر کیلئے رسی (تسما) ہیں۔

واکفوء الاناء تکفی یتکفی تکفئاً شمائل میں گزر چکا ہے کہ اذا مشیٰ تکفا آپؐ جاتے وقت ایسے چلتے تھے جیسے کوئی بھاری چیز کو اٹھا رکھا ہو اور بوجھ کی وجہ سے زمین کی طرف مائل ہو کر چلتا ہو۔تو اکفاء کا

معنی الٹا کرنا اکفوا لانا إی قلبوا الانا۔ یعنی برتنوں کو الٹا کردو' یعنی اس برتن کا کوئی ڈھکن نہ ہو تو سوتے وقت اس کو الٹا کردو خمروا الانا یا برتن کو ڈھانپو۔

اکفوا لانا او حمرو الانا : یہاں راوی کو شک ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اکفو فرمایا ہے یا خمروا فرمایا ہے مگر مقصد دونوں کا ایک ہے یعنی برتن ڈھانپے رکھا کرو' اکفوا قلبوا کے معنی میں ہیں۔ مسلم کی روایت میں خمروا آنیتکم مذکور ہے۔

اطفئو السراج والنار مسلم کی روایت میں اذکرو اسم الله کے الفاظ زیادہ ہیں کہ جب سونے کا ارادہ ہو تو بجلی' لالٹین اور چراغ وغیرہ کو بند کرو اسی طرح اگر آگ جل رہی ہو تو اس کو بھی بجھادو۔ اس میں بیسیوں حکمتیں ہیں' رات کے وقت کئی قسم کی آفات نازل ہوتیں ہیں۔ اگر برتن نہ چھپایا گیا تو اس میں مکئ' مچھر اور دوسری گندی اشیاء گر جائیں گی جس سے سالن وغیرہ اور نقصان دہ ہو جائے گا۔

ان الشیطان لا یفتح ' اس لئے کہ شیطان بند دروازے کو نہیں کھول سکتا یا مطلب یہ ہے کہ نہیں کھولتا۔ یعنی جو شخص اسلامی آداب پر عمل کر کے رات کے وقت دروازے کو بند کرے تو شیطان میں اتنی طاقت نہیں کہ وہ بند دروازے کھول دے۔ شیطان اگرچہ بڑے بڑے کام کر سکتا ہے مگر بند دروازے کو کھول نہیں سکتا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ بعض بڑے بڑے جانوروں سے چھوٹے سے کام کو سلب کردیتا ہے جیسا کہ مشہور ہے کہ شیر گردن نہیں موڑ سکتا اگر چھوٹا بچہ بھی اس پر سوار ہو جائے تو اسکو قابو کر سکتا ہے کہ شیر گردن نہیں موڑ سکتا اللہ تعالیٰ نے اس سے گردن موڑنے کی طاقت سلب کر دی ہے اسی طرح بچھو اور سانپ چارپائی پر نہیں چڑھ سکتے تو گویا صرف شیطان مراد نہیں بلکہ ساری موذی اشیاء مراد ہیں۔ تو شیطان اگرچہ بڑا بد معاش ہے مگر اللہ تعالیٰ نے اس سے یہ طاقت ختم کردی ہے وہ بند دروازے نہیں کھول سکتا' برتن سے ڈھکن کو نہیں اٹھا سکتا تو جب آپ نے سوتے وقت تمام انتظامات کردئے ہیں تو شیطان اور انکے حوارین سے اللہ تعالیٰ بچائے گا۔ ولا یحل وکاء اور نہ اسمیں اتنی طاقت ہے کہ وہ تسمے کو کھول دے۔ ولا یکشف انیة اور نہ ڈھانپے برتن کو کھول سکتا ہے۔

فان الفویسقة : فسق یفسق فسقت الرطب عن قشرھا جب کھجور بہت پک جائے تو وہ پھٹ جاتی ہے تو فسق کا لغوی معنی ہے حد سے تجاوز کرنا یعنی التجاور عن الحد' تو یہ چوہا بھی حد سے تجاوز کردیتا ہے فاسق کو بھی فاسق اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس نے بھی حدود سے تجاور کی ہے کافر کو بھی فاسق کہا جاتا ہے۔

حروج من الحد تو شیطان بھی لوگوں کے گھر کو جلاتا ہے۔ اسلئے کہ یہ بد معاش چوہا چراغ سے بتی کھینچ لے گا اور تمہارے سارے گھر کو جلا کر راکھ کردے گا۔ اسی طرح آگ سے چنگاری لے کر آگ لگادے گا آج کل کے دور میں گیس کے ہیٹر اور چولے ہیں ان کو بھی بجھانا چاہیے۔